اجلاس نمبر ۱۹۹، ۲۷- ۲۸، مئی ۲۰۱۵ء

فیصلہ:

۱- مروجہ عدالتی خلع، جس میں شوہر کی رضامندی کے بغیر عدالت یک طرفہ ڈگری جاری کرتی ہے، حسب ذیل وجوہات کی بنا پر درست نہیں۔

(الف) از روئے شریعت خلع میں خاوند کی رضامندی ضروری ہے اور اس کی رضامندی کے بغیر خلع کا انعقاد نہیں ہوتا۔ چنانچہ کسی بھی عدالت کی طرف سے خاوند کی رضامندی کے بغیر "خلع کے نام پر تنسیخ نکاح کی ڈگری" کا اجراء احکام اسلام کی صریح خلاف ورزی ہے اور ایسے فیصلہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، نہ ہی ایسے کسی فیصلہ کے نتیجے میں طلاق / تفریق واقع ہوتی ہے۔

(ب) قانون میں کہیں بھی خلع کی تعریف اور طریقہ کار مذکور نہیں۔ عموماً تنسیخ نکاح کے کیسز میں عدالتیں خلع کے نام پر تفریق / تنسیخ نکاح کا فیصلہ صادر کرتی ہیں جو قرآن وسنت کے احکام کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔

(ج) عدالتی خلع کے اکثر فیصلے "قضاء علی الغائب" کے زمرے میں آتے ہیں، جو غلط ہے۔

(د) خلع اور فسخ نکاح میں فرق نہیں کیا جاتا۔

(ہ) عموماً "عدالتی خلع" کے کیسز میں عورت مرد پر الزامات لگاتی ہے، جو تنسیخ نکاح کا کیس بنتا ہے۔ تاہم شوہر کا مؤقف سنے بغیر اور شرعی گواہی کے ذریعے عورت کی طرف سے الزامات ثابت کئے بغیر الزامات کو درست مان کر شوہر کے خلاف خلع کے نام پر فیصلہ دے دیا جاتا ہے، جو نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ عدل و انصاف کے معروف اور معترف بہ نظام کے بھی خلاف ہے۔

(و) خلع کے نام پر کئے گئے غلط فیصلہ کے خلاف کسی عدالت میں اپیل نہیں کی جا سکتی۔

۲- عدالتوں کو چاہیے کہ خلع اور فسخ نکاح میں فرق مد نظر رکھیں کیونکہ بہت سی وہ خواتین، جو واقعتاً شوہروں کے ظلم کی شکار ہوتی ہیں اور اسلامی رجحان رکھتی ہیں، تنسیخ نکاح کے مقدمہ میں خلع کے نام پر یکطرفہ ڈگری ملنے پر بھی بجا طور پر تذبذب کا شکار ہو جاتی ہیں کہ ان کا نکاح ختم ہوا کہ نہیں"۔